سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 8 ایس سی آر

میسرز سنت رام اینڈ کمپنی
بنام
ریاست راجستھان اور دیگران

20 نومبر 1996

[کے۔راماسوامی، جی۔ٹی۔ناناوتی اور کے۔وینکٹاسوامی، جسٹسز]

مجموعہ ضابطہ دیوانی 1908 / ثالثی ایکٹ، 1940:

آرڈر XXXIX قاعدہ 1 / دفعہ 41 (بی) اور دوسرا شیڈول۔عبوری حکم امتناع کے لئے درخواست-باہمی معاہدے کے ذریعہ ثالث کو بھیجا گیا تنازعہ-زیرالتوا ثالثی مدعاعلیہ نے اپیل کنندہ کی جانب سے درخواست گزار کو واجب الادا رقم کو دوسرے معاہدے میں مطابقت کرنے کی درخواست کی-درخواست گزار کی طرف سے مذکورہ رقم کو مطابقت کرنے سے روکنے کے لئے درخواست-ضلعی جج اور عدالت عالیہ نے کہا کہ درخواست قابل سماعت نہیں ہے۔منعقد، معاہدے کے تحت اپیل کنندہ نے تنازعہ کے تحت دعوے کے سلسلے میں مدعاعلیہ کے پاس زیرالتواء رقم کی مطابقت یا مدعاعلیہ کے ساتھ کسی دوسرے معاہدے کے لئے واضح طور پر اتفاق کیا تھا-نہ تو میرٹ کی بنیاد پر اور نہ ہی قانون کے اصول پر عدالت عالیہ کے ذریعہ جاری کردہ حکم میں مداخلت کی ضرورت ہے۔

کمال الدین انصاری اینڈ کمپنی بنام یونین آف انڈیا، [1983] ایس سی آر 607 پر منحصر تھا۔

یونین آف انڈیا بنام رام آئرن فاونڈری، [1974] 3 ایس سی آر 556، اب ایک اچھا قانون نہیں تھا، کیونکہ اسے [1983] 3 ایس سی آر 607 میں مسترد کر دیا گیا تھا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 78 آف 1991۔

1990 کے سی۔آر۔نمبر 293 میں راجستھان عدالت عالیہ کے 7.8.90 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے اے۔بی۔روہتگی، محترمہ اندو ملہوترا اور محترمہ کویتا واڈیا شامل ہیں۔

جواب دہندگان کی طرف سے اروینشور گپتا، منوج کے۔داس اور منیش گرگ شامل ہیں۔

عدالت عالیہ کا فیصلہ درجہ ذیل سنایا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل راجستھان عدالت عالیہ کے واحد جج کے 7 اگست 1990 کو دی گئی سول نظر ثانی درخواست نمبر 293/90 میں دیے گئے حکم سے پیدا ہوئی ہے۔

تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ درخواست گزار نے سری گنگا نگر سیکشن میں بیکانیر میں گاگر موڈ پل کو چوڑا کرنے کے کام کو انجام دینے کے لئے مدعا علیہ ریاست کے ساتھ ایک معاہدہ کیا تھا، فریقین کے مابین پیدا ہونے والے تنازعہ کے بعد، معاہدے کی شرائط کے تحت، باہمی معاہدے کے تحت معاملہ سری کے ایل سیٹھیا کے نام سے ثالث کو بھیج دیا گیا تھا۔ ثالثی زیر التوا، مدعا علیہ نے درخواست گزار کو واجب الادا رقم کو دوسرے معاہدے میں مطابقت کرنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد درخواست گزار نے ضلعی کورٹ میں آرڈر XXXIX قاعدہ 1، مجموعہ ضابطہ دیوانی 1908 کے ساتھ ساتھ ثالثی ایکٹ کی دفعہ 41 (بی) اور ثالثی ایکٹ، 1940 کے دوسرے فہرست کے تحت عبوری حکم امتناع کے لئے درخواست دائر کی، جس میں مدعا علیہ کو اس کو مطابقت کرنے سے روکا گیا۔ ضلعی جج نے اپنے حکم میں کہا کہ عدالت کی مداخلت کے بغیر اس طرح کی درخواست قابل سماعت نہیں ہے۔ لہٰذا دفعہ 41 (بی) اور سیکنڈ فہرست کا کوئی اطلاق نہیں ہے۔ فاضل چیف جسٹس نے اپنے حکم نامے میں اس بات کو برقرار رکھا۔ لہٰذا یہ اپیل خصوصی اجازت کے ذریعے کی گئی ہے۔

درخواست گزار کے سینئر وکیل اے بی روہتگی کا کہنا ہے کہ دفعہ 41 (بی) کے تحت درخواست کو دوسرے فہرست کے ساتھ پڑھنے کے لیے یہ شرط نہیں ہے کہ ثالثی کی کارروائی عدالت کی مداخلت کے ذریعے زیر التوا ہونی چاہیے۔ آزادانہ طور پر، جب دعوے یا جوابی دعوے کے سلسلے میں فریقین کے درمیان ثالثی کی کارروائی زیر التوا ہو اور جب مدعا علیہ اسے دوسرے معاہدوں سے واجب الادا رقم کے ساتھ مطابقت کرنے کی کوشش کرے، تو عدالت، ان حالات میں مداخلت کرے گی اور جواب دہندگان کو جوابی دعوے کے طور پر مطابقت کرنے سے روک دے گی۔ بصورت دیگر ثالثی کی کارروائی کو کالعدم قرار دے دیا جائے گا۔ انہوں نے یونین آف انڈیا بمقابلہ رمن آئرن فاؤنڈری، [1974] 3 ایس سی آر 556 میں اس عدالت کے دو ججوں کی بیٹھک کے فیصلے پر مضبوط انحصار کیا۔ یہ سوال بحالی کا نام نہیں ہے۔ اس عدالت کے تین ججوں کی بیٹھک کلال الدین انصاری اینڈ کمپنی بمقابلہ یونین آف انڈیا، [1983] 3 ایس سی آر 607 نے دفعہ 41 (بی) اور دوسرے فہرست کے دائرہ کار پر غور کیا ہے اور اس طرح سے فیصلہ کیا تھا:

"اس اپیل میں جو پہلا سوال زیر غور آتا ہے وہ دفعہ 41 کے صحیح دائرہ کار اور دائرہ کار کے بارے میں ہے تاکہ اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھائے گئے دلائل کی تعریف کی جاسکے:

41.عدالت کا طریقہ کار اور اختیارات: اس ایکٹ کی دفعات اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تابع۔

(الف) مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کی دفعات کا اطلاق عدالت کے سامنے ہونے والی تمام کارروائیوں اور اس ایکٹ کے تحت تمام اپیلوں پر ہوگا، اور

(ب) ثالثی کی کارروائی کے مقصد اور اس کے سلسلے میں عدالت کو دوسرے فہرست میں بیان کردہ کسی بھی معاملے کے سلسلے میں احکامات جاری کرنے کا وہی اختیار حاصل ہوگا جو اس کے پاس عدالت کے سامنے کسی کارروائی کے مقصد اور اس کے سلسلے میں ہے:

بشرطیکہ شق (بی) میں ایسی کوئی چیز استعمال نہیں کی جائے گی جو کسی ثالث یا ثالث کو اس طرح کے کسی معاملے کے سلسلے میں حکم دینے کے لئے تفویض کی گئی ہو۔

دفعہ 41 کی شق (بی) کے پیش نظر عدالت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ دوسرے فہرست میں طے شدہ کسی بھی معاملے کے سلسلے میں حکم جاری کرسکتی ہے تاکہ عدالت کے سامنے کسی کارروائی کے سلسلے میں ہو۔ثالثی ایکٹ کے دوسرے فہرست میں دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ 'عبوری حکم امتناع' اور 'وصول کنندہ کی تقرری' شامل ہے۔

اس معاملے میں ثالثی ایکٹ کی دفعہ 33 کے تحت ایک درخواست دائر کی گئی تھی اور پھر عبوری حکم امتناع کے لئے درخواست دائر کی گئی تھی۔لہٰذا یہ واضح ہوجائے گا مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعات کے تحت علاج سے فائدہ اٹھانے کے لیے جب دفعہ 41 (بی) کے تحت حکم امتناع کی درخواست دائر کی جاتی ہے تو عدالت کے پاس عدالت کے عمل کے ذریعے حاصل کی جانے والی ثالثی کی کارروائی کے مقصد اور اس سے متعلق کارروائی زیر التوا ہوگی۔ دوسرے فہرست میں طے شدہ کسی بھی معاملے کے سلسلے میں احکامات جاری کرنے کا وہی اختیار ہے جو عدالت کے سامنے کسی بھی کارروائی کے مقصد اور اس کے سلسلے میں ہے۔لہٰذا ثالثی کی کارروائی کے سلسلے میں عدالت میں کسی بھی کارروائی کے زیر التوا ہونے کا آغاز قانون کے دوسرے فہرست کے تحت سول کورٹ کی جانب سے اختیارات کے استعمال کے لیے پیشگی شرط ہوگی۔

میرٹ کی بنیاد پر اس عدالت نے اسی طرح کے حالات میں کہا تھا کہ اس طرح کا حکم امتناع جاری نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ ایک راحت دینے کے مترادف ہے جو ایکٹ کے فہرست کے ساتھ دفعہ 41 (بی) کے تحت ضروری نہیں ہے۔اس عدالت نے مندرجہ ذیل نتیجہ درج کیا تھا:

”ہم واضح طور پر اس خیال کے بارے میں ہیں کہ جواب دہندگان کو دوسرے زیر التواء بلوں کے تحت ٹھیکیدار کو واجب الادا رقم کو روکنے سے روکنے والا حکم امتناعی دراصل ٹھیکیدار اپیل کنندگان کو رقم ادا کرنے کی ہدایت کے مترادف ہے۔ایسا حکم ثالثی ایکٹ کے دفعہ 41 کی شق (b) کے دائرہ کار سے واضح طور پر باہر تھا۔یونین آف انڈیا کو اس حکم نامے کی منظوری پر

کوئی اعتراض نہیں ہے جو اسے اس کے پاس پڑی رقم کی وصولی یا تخصیص کرنے سے روکتا ہے جو ٹھیکیدار کے دیگر دعووں کے سلسلے میں اس کے نقصان کے دعوے کے سلسلے میں ہے۔لیکن یقینی طور پر معیاری معاہدے کی شق 18 یونین آف انڈیا کو رقم کو روکنے کے لیے کافی قوت فراہم کرتی ہے اور کوئی حکم امتناعی منظور نہیں کیا جا سکتا ہے جس سے یونین آف انڈیا کو رقم کو روکنے سے روکا جا سکے۔

ڈویژن بینچ کے فیصلے جس پر انحصار کیا گیا تھا، نے اس اصول کا اعادہ کیا ہے، یعنی،" اس طرح کا حکم صرف ثالثی کی کارروائی کے مقصد اور اس کے سلسلے میں ہو سکتا ہے۔عدالت حکم امتناعی جاری نہیں کر سکی، جو اگرچہ بظاہر عبوری حکم امتناع کے حکم کی شکل میں ہے، لیکن درحقیقت درخواست گزار کو ہدایت دینے کے مترادف ہے کہ وہ دیگر معاہدوں کے تحت مدعاعلیہ کو واجب الادا رقم ادا کرے۔دراصل، فاضل وکیل نے جس تناسب کو پیش کرنے کی کوشش کی تھی، اسے منظور نہیں کیا گیا تھا اور کمال الدین کے معاملے (ماورا) میں مذکورہ فیصلے کو واضح طور پر مسترد کر دیا گیا تھا۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ معاہدے کی شق (50) کے تحت، اپیل کنندہ نے تنازعہ کے تحت دعوے کے سلسلے میں مدعاعلیہ کے پاس زیر التوا رقم کی مطابقت یا محکمہ کے ساتھ کسی دوسرے معاہدے کے بارے میں واضح طور پر اتفاق کیا ہے، ان حالات میں، نہ تو میرٹ پر اور نہ ہی قانون کے اصول پر، ہم عدالت عالیہ کے ذریعہ جاری کردہ حکم میں مداخلت کی ضمانت دینے والے حکم میں کوئی غیر قانونی چیز پاتے ہیں۔

اس کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔بنام لاگت کے۔

آر۔پی۔

اپیل نامنظور کی جاتی ہے

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:34
I am the author of this document